QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 02 (2026)

معاصر اسلامی بینکاری میں "تورق" کا تصور اور شرعی حیثیت

The Concept and Shariah Status of 'Tawarruq' in Contemporary Islamic Banking

Muhammad Shahbaz
PhD Scholar Institute of Islamic Studies University of Karachi
Email: drshahbazsalik@gmail.com

Abstract:

This study examines the mechanism of Tawarruq (monetization) and its Shariah status within the framework of contemporary Islamic banking. In modern Islamic finance, liquidity management and providing instant cash to customers pose significant challenges. To meet these demands, many Islamic financial institutions heavily rely on Organized Tawarruq. While it serves as a practical tool for generating immediate cash without resorting to conventional interest-based loans, its extensive usage has sparked intense debate among classical and contemporary Muslim jurists (fuqaha). Critics argue that organized Tawarruq often mirrors conventional financing and risks compromising the higher objectives of Islamic law (Maqasid al-Shariah), potentially reducing Islamic finance to mere legal stratagems (hiyal). Conversely, proponents view it as a necessary jurisprudential concession (rukhsah) to facilitate economic activity in a dominant conventional market. Utilizing a qualitative and analytical approach, this paper investigates the legal rulings of major international Shariah boards, analyzes the operational modalities of Tawarruq in modern banks, and explores viable, asset-backed alternatives that align more closely with the ethical spirit of Islamic economics.

Keywords: *Islamic Banking, Tawarruq, Shariah Status, Liquidity Management, Contemporary Finance, Muslim Jurists.*

معاصر اسلامی بینکاری میں "تورق" کی بنیادی ضرورت اور اہمیت یہ ہے کہ یہ گاہکوں اور خود مالیاتی اداروں کو سود کے بغیر فوری "نقد رقم (Liquidity)" حاصل کرنے کا ایک قانونی اور شرعی راستہ فراہم کرتا ہے۔ چونکہ اسلامی بینکنگ کے روایتی طریقے جیسے مرابحہ یا اجارہ صرف اشیاء خرید کر دے سکتے ہیں اور براہِ راست کیش فراہم نہیں کرتے، اس لیے جب کسی فرد کو علاج، تعلیم یا ذاتی ضرورت کے لیے خالص نقد رقم درکار ہوتی ہے، تو تورق روایتی سودی بینکوں کے پرسنل لون کے متبادل کے طور پر کام آتا ہے۔ مزید برآں، یہ طریقہ کار اسلامی بینکوں کو اپنے روزمرہ کے مالیاتی نظام کو چلانے، دوسرے بینکوں سے نقد رقم کا لین دین کرنے اور اسلامی کریڈٹ کارڈز جاری کرنے میں کلیدی سہولت فراہم کرتا ہے، جس کی وجہ سے موجودہ معاشی نظام میں اسے ایک اہم ضرورت اور رخصت کے طور پر قبول کیا گیا ہے۔

تورق کا لغوی معنی:

تورق باب تفعل سے مصدر ہے۔ اس کی اصل "ورق" ہے۔ "وَرَق" راء کے فتحہ کے ساتھ پتے کو کہتے ہیں
جب کہ راء کے کسرہ کے ساتھ چاندی کو کہتے ہیں خواہ وہ ڈھالی ہوئی ہو یا نہ ہو۔
"ورق" سے باب افعال (اورق الرجل، آدمی مالدار ہو گیا) باب استفعال (استورق الرجل، آدمی نے مال
طلب کیا اور باب تفعل (تورق الحیوان، جانور نے پتے کھائے) مستعمل ہیں۔[i]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 02 (2026)

قرآن کریم میں ہے:

فَلْيَأْتُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ ۔[ii]

تم میں سے ایک یہ چاندی کے سکے لے کر بازار جائے

اور حدیث مبارکہ میں ہے "وفی الرقة ربع العشر ۔[iii]

یعنی چاندی میں اڑھائی فیصد زکوۃ ہے۔

تورق کی اصطلاحی تعریف:

تورق بیع کی وہ قسم ہے جس میں نقدر قم کا ضرورت مند ایک شخص سے ادھار چیز مہنگے داموں خرید تا ہے اور پھر اسے بازار میں نقد قیمت پر (جو ادھار قیمت سے کم ہوتی ہے) کسی تیسرے شخص کے ہاتھ بیچ دیتا ہے اور نقدر قم حاصل کر کے اپنی ضرورت پوری کر لیتا ہے۔ چونکہ اسے نقدر قم (ورق یعنی چاندی) حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی مناسبت سے اس معاملہ کو "تورق" کہہ دیتے ہیں۔[iv] جو شخص اس معاملہ کے ذریعے نقدر قم کا طالب ہو اسے "متورق" یا "مستورق" کہتے ہیں اور جو فروخت کرتا ہے اسے "مؤرق" کہتے ہیں۔

تورق کی متقارب اصطلاحات:

تورق کے متقابل دو اصطلاحات اور مستعمل ہیں۔ توریق اور عینہ۔ توریق (Securitization) کا معنی سودی قرض حاصل کرنا ہے۔[v]

بیع عینہ کی تعریف:

عینہ بیع کی وہ قسم ہے جس میں نقدر قم کا ضرورت مند ایک شخص سے ادھار چیز مہنگے داموں خرید تا ہے اور پھر اسے اس پہلے شخص کو نقد قیمت پر (جو ادھار قیمت سے کم ہوتی ہے) بیچ دیتا ہے۔

بیع عینہ کی اقسام:

عینہ کی مختلف اقسام فقہاء نے ذکر کی ہیں۔

۱۔ایک ضرورت مند شخص کسی دوسرے شخص سے کوئی چیز ادھار خرید تا ہے اور پھر یہ خریدار اسی شخص کو یہی چیز نقد قیمت پر فروخت کر دیتا ہے۔ یہ نقد قیمت اس ادھار قیمت سے کم ہوتی ہے۔ تفہیم کی خاطر مزید اقسام کو مندرجہ ذیل مثالوں سے واضح کیا جاتا ہے۔

۲۔: زید، بیع عینہ کے ذریعے نقدر قم کا طالب ہے۔ خالد، عامر سے نقد قیمت پر چیز خرید تا ہے اور پھر خالد یہ چیز زید کو ادھار پر مہنگے داموں فروخت کر دیتا ہے اور پھر زید یہ چیز دوبارہ عامر کو نقد قیمت پر بیچ دیتا ہے۔ ۳۔ زید ایک چیز ادھار خرید تا ہے اور ایک مہینہ میں قیمت کی ادائیگی طے پاتی ہے پھر زید یہی چیز اسی شخص کو جس سے خریدی تھی ادھار پر مہنگی فروخت کر دیتا ہے اور ادائیگی کے لئے ایک مدت طے کرتا ہے جو پہلی مدت سے کم ہوتی ہے۔

۴۔ زید خالد کو پندرہ روپے ادھار دیتا ہے۔ پھر دس روپے کی کوئی چیز اسے پندرہ روپے میں فروخت کر دیتا ہے اور وہی ادھار پندرہ روپے بطور چیز کی قیمت کے واپس لے لیتا ہے۔ یوں اصل پندرہ روپے زید پر ادھار رہ گئے۔ ۵۔ زید اور خالد پہلے ایک سودی معاملہ پر متفق ہو جاتے ہیں اس معاملہ کی خاطر وہ عامر کے پاس جاتے ہیں۔ زید، عامر سے کوئی چیز خرید تا ہے اور خالد کو نقد قیمت پر فروخت کر دیتا ہے۔ خالد پھر زید کو ادھار پر مہنگے داموں فروخت کر دیتا ہے۔ زید پھر عامر کو وہی چیز واپس کر دیتا ہے اور عامر کے اس معاملہ میں تعاون کرنے پر کچھ رقم اسے دے دیتا ہے۔

اس پانچویں قسم کو عینہ ثلاثیہ کہتے ہیں اور وہ قسم جس میں چیز پہلے بائع کے پاس بغیر کسی واسطہ کے واپس چلی جاتی ہے اسے عینہ ثنائیہ کہتے ہیں۔[vi]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 02 (2026)

بیع عینہ کا حکم:

عینہ کی یہ تمام اقسام جمہور فقہاء کے نزدیک ناجائز اور حرام ہیں، سوائے امام شافعی کے، کیونکہ یہ سودی معاملات کا دروازہ کھولتی ہیں۔

ابن قیم نے مذکورہ بالا پانچویں قسم کو تمام اقسام میں بدترین قرار دیا ہے کیونکہ اس میں دو سودی معاملہ کرنے والے تیسرے شخص کا واسطہ پیدا کر کے حرام کو حلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔[vii]

تورق کی اقسام:

دو مختلف اعتبارات سے تورق کی دو تقسیمات ہیں۔

تقسیم اول: حقیقت اور صورت کے اعتبار سے تورق کی دو قسمیں ہیں: (1)۔ تورق حقیقی (2)۔ تورق صوری

تورق حقیقی:

وہ تورق جس میں باقاعدہ بائع، مشتری اور تیسرا شخص معاملات حقیقت میں طے کرتے ہیں۔ تورق حقیقی دو عقود سے مرکب ہے۔

- عقد اول میں نقد رقم کا ضرورت مند شخص کوئی چیز کسی سے مہنگی قیمت پر ادھار خرید تا ہے اور باقاعدہ قبضہ حاصل کرتا ہے۔
- عقد دوم میں یہ ضرورت مند شخص اپنی مقبوضہ چیز کو بازار میں کسی تیسرے شخص کے ہاتھ خریدی ہوئی قیمت کی بہ نسبت سستی قیمت پر نقد بیچ دیتا ہے۔

یہ دونوں عقود حقیقت میں انجام پاتے ہیں۔

تورق صوری:

یہ وہ قسم ہے جس میں محض صورۃ کوئی چیز ضرورت مند شخص خرید تا ہے اور بغیر قبضہ کے وہ محض ایک کاغذی کاروائی کے ذریعے بالواسطہ طور پر اس پہلے شخص کے کسی ایجنٹ یا جاننے والے کے ہاتھ بیچ دیتا ہے اور بیچتے وقت عموماً قبضہ بھی نہیں دلاتا اس لیے کہ خود اس کو بھی چیز پر حقیقی قبضہ حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے بائع اول اس مخصوص مشتری کے علاوہ کسی اور کے ہاتھ فروخت کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

تقسیم دوم: انفرادی اور انتظامی لحاظ سے تورق کی دو قسمیں ہیں: (1)۔ تورق فردی (2)۔ تورق منظم

تورق فردی:

یہ وہی تورق ہے جس کا ذکر تورق حقیقی کے ذیل میں ہوا۔ چونکہ یہ عموماً افراد کے درمیان ہوتا ہے اور فرد اس سے متمتع ہو رہا ہوتا ہے اسلئے اسے تورق فردی کہا جاتا ہے۔

تورق منظم:

یہ تورق کی وہ قسم ہے جس میں نقد کے ضرورت مند شخص کیلئے بائع تورق کے تمام امور کا اہتمام کرتا ہے چنانچہ ضرورت مند شخص جب بائع سے مہنگے داموں ادھار قیمت پر چیز خرید لیتا ہے تو یہی بائع اس شخص کی طرف سے وکیل بن کے اس کی چیز کو آگے نقد پر فروخت کر دیتا ہے اور خریدنے والے سے چیز کی قیمت لے کر ضرورت مند شخص کے حوالے کر دیتا ہے۔

معاصر بینکاری میں رائج تورق:

بینکوں کا تورق بھی "تورق منظم" ہی کی گویا ایک قسم ہے چنانچہ بینک متورق کی طلب پر بازار سے نقد چیز خرید کے متورق کو ادھار پر مہنگے داموں فروخت کر دیتا ہے اور پھر متورق کی طرف سے بطور وکیل کے اسی چیز کو کسی تیسرے شخص کے ہاتھ نقد کم قیمت پر فروخت کر کے رقم متورق کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتا ہے یہ تیسرا شخص بینک ہی سے متعلق ہوتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 02 (2026)

تورق مقلوب:

یہ بینکاری تورق ہی کی ایک قسم ہے۔ فرق اتنا ہے کہ اس میں بینک "متورق" ہوتا ہے اور بینک کا اکاؤنٹ بائع اول ہوتا ہے۔ وہ بینک کو ادھار پر مہنگے داموں چیز بیچتاہے جو بینک ہی اولاً بطور وکیل انٹرنیشنل مارکیٹ یا نیشنل مارکیٹ سے خرید تا ہے اور بینک اس چیز کو کسی تیسرے شخص کے ہاتھ نقد فروخت کر دیتا ہے۔ یوں بینک کے پاس نقدر قم (Liquidity) آجاتی ہے۔[viii]

تورق کا شرعی حکم:

جمہور فقہاء کرام کے نزدیک ضرورت کے تحت "تورق" جائز ہے یہی وجہ ہے کہ موسوعہ فقہیہ کویتیہ نے بھی جمہور کی طرف جوازِ تورق کی نسبت کی ہے۔[ix]

اور مجمع الفقہی الاسلامی مکہ مکرمہ نے اپنے پندرہویں اجلاس (منعقدہ مکہ مکرمہ بتاریخ ۱۴۲۱ھ) کی پانچویں قرارداد میں جمہور کے قول جواز کی وجہ سے جواز کا فیصلہ کیا تھا۔ محققین کے نزدیک انفرادی سطح پر تورق کا معاملہ جائز ہے اسلئے کہ اس میں کوئی ناجائز عقد نہیں ہے۔

تورق فردی کے بارے میں مجمع الفقہی الاسلامی مکہ مکرمہ کا فیصلہ:

- اولا : ان بيع التورق: هو شراء سلعة في حوزة البائع و ملكه، بثمن مؤجل، ثم يبيعها المشترى بنقد لغير البائع، للحصول على النقد، (الورق)۔
- ثانياً: ان بيع التورق هذا جائز شرعا، وبه قال جمهور العلماء، لان الاصل في البيوع الاباحة، لقول الله تعالى (واحل الله البيع وحرم الربوا) (البقرة: (٢٧٥) ولم يظهر في هذا البيع ربا، لاقصدا ولا صورة، ولان الحاجة داعية الى ذلك لقضاء دين او زواج او غيرهما ۔
- ثالثاً: جواز هذا البيع مشروط بان لا يبيع المشترى السلعة بثمن اقل مما اشتراها به على بائعها الاول، لا مباشرة ولا بالواسطة، فان فعل فقد وقعا في بيع العينة المحرم شرعا لاشتماله على حيلة الربا، فصار عقد محرما۔[x]

اولاً (پہلی بات): بے شک بیعِ تورق یہ ہے کہ: کوئی ایسی چیز (سامان / پراپرٹی) ادھار قیمت پر خریدی جائے جو بیچنے والے کے قبضے اور اس کی ملکیت میں موجود ہو، پھر خریدار (نقدر قم حاصل کرنے کے لیے) وہ چیز کسی ایسے شخص کو نقد قیمت پر بیچ دے جو اس کا پہلا بیچنے والا (مالک) نہ ہو، تاکہ وہ نقدر قم (الورِق یعنی چاندی / کیش) حاصل کر سکے۔

ثانیاً (دوسری بات): بے شک یہ بیعِ تورق شرعی طور پر جائز ہے، اور علماء کی اکثریت (جمہور) اسی کی قائل ہے؛ کیونکہ خرید و فروخت میں اصل قاعدہ "مباح (جائز) ہونا" ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اور اللہ نے بیع (خرید وفروخت) کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے" (البقرۃ: 275)۔ اور اس بیع (تورق) میں نہ تو نیت کے اعتبار سے اور نہ ہی ظاہری شکل کے اعتبار سے کوئی سود ظاہر ہوتا ہے، اور (دوسری وجہ یہ ہے کہ) قرض کی ادائیگی، شادی یا اس جیسے دیگر معاملات کے لیے نقدر قم کی ضرورت اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔

ثالثاً (تیسری بات): اس بیع کے جائز ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ خریدار اس چیز کو اس کی اصل (پہلی) خرید کردہ قیمت سے کم قیمت پر، اس کے پہلے بیچنے والے کو واپس نہ بیچے — نہ براہِ راست اور نہ ہی کسی واسطے (میڈیم) سے۔ پس اگر اس نے ایسا کیا (یعنی پہلے مالک کو ہی کم قیمت پر واپس بیچ دیا) تو وہ دونوں "بیعِ عینہ"

میں مبتلا ہو جائیں گے جو کہ شرعی طور پر حرام ہے؛ کیونکہ یہ سود کے لیے ایک حیلہ بن جاتا ہے، جس کی وجہ سے یہ عقد (معاہدہ) حرام ہو جاتا ہے۔

اس فیصلہ میں اولاً تورق فردی کی تعریف کی گئی ہے ثانیاً اس کے جواز کا فتوی دیا گیا ہے اور دلیل یہ پیش کی گئی ہے کہ یہ بیع ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے نیز یہ کہ "تورق" میں نہ تو صورۃً "ربا" ہے نہ ہی ارادۃً۔ ثالثاً یہ کہ اگر مبیع بائع اول کے پاس دوبارہ آجائے تو یہ "تورق" نہیں بلکہ عینہ ہے جو جمہور کے نزدیک ناجائز ہے۔

تورق منظم:

تورق منظم کا شیوع: تورق منظم کا شیوع ایک فطری امر ہے۔ اس لئے کہ علم الاقتصاد انسان کو ہمیشہ ایسے طریقوں کی طرف رہ نمائی کرتا ہے جن میں کم سے کم رسک (Risk) اٹھا کر زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کیا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سود کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کیونکہ اس میں بھی کاروبار کا رسک لئے بغیر، نفع و نقصان کے جھنجٹوں کے بغیر ایک مناسب اضافہ حاصل ہو جاتا ہے۔

آج سے قریباً دس سال پہلے جب تورق پر فقہی بحث کا آغاز ہوا تھا اور مجمع الفقہ الاسلامی کے مندرجہ بالا فیصلہ کی وجہ سے اولاً سعودی بینکوں میں تورق کا آغاز ہوا تھا تو کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہی تورق فردی ایک دن تورق منتظم کی شکل اختیار کر لے گا اور اسلامی مالیاتی اداروں (Islamic Financial Institution) کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

تورق منظم، فقہاء سلف کی تحریرات کی روشنی میں:

یہ بات تو طے ہے کہ فقہاء سلف کے دور میں میں "تورق منظم" کی اصطلاح موجود نہ تھی۔ یہ اصطلاح تو معاصر دور میں رائج ہوئی ہے البتہ تورق منظم کی حقیقت اور اصل فقہاء سلف کے ادوار میں بھی موجود تھی اور انہوں نے اس کے بارے میں اپنی کتب میں وضاحت کے ساتھ حکم شرعی بیان کیا ہے۔ تورق منظم کے بارے میں چند تابعین و فقہاء کی آراء درج ذیل ہے۔

سعید بن المسیب:

سعید بن مسیب، تابعین میں سب سے بڑے عالم تھے اور صحابہ کرام کی زندگی میں فتوی دیتے تھے حتی کہ عبد اللہ بن عمر کو جب کوئی مشکل مسئلہ در پیش ہوتا تو فرماتے کہ سعید بن مسیب سے پوچھو کیونکہ وہ صالحین کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔

داؤد بن عاصم ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ میری بہن نے مجھ سے کہا تھا کہ میرے لیے بیع عینہ کا معاملہ کرنے کے لیے کسی کو تلاش کرو۔ میں نے ان سے کہا کہ میرے پاس گندم ہے۔ داؤد کہتے ہیں کہ پھر میں نے وہ گندم سونے کے بدلے میں ادھار انہیں فروخت کر دی اور انہوں نے اس پر قبضہ بھی کر لیا۔ پھر وہ مجھ سے کہنے لگیں کہ اب کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو مجھ سے یہ گندم (نقد) خرید لے۔ میں نے ان سے کہا کہ میں خود اسے آپ کی طرف سے فروخت کیے دیتا ہوں، چنانچہ میں نے یہ گندم ان کی طرف سے وکالۃ آگے فروخت بھی کر دی۔ پھر مجھے خیال ہوا کہ شاید اس معاملہ میں کوئی غلطی ہوئی ہے لہذا میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا تو وہ فرمانے لگے کیا تم ہی اس گندم کے اصل مالک نہ تھے۔ میں نے کہا کہ میں ہی اس کا اصل مالک تھا۔ آپ نے فرمایا: فذلك الربا محضا فخذ رأسما لك، واردد اليها الفضل ۔[xi] یعنی یہ تو خالص سودی معاملہ ہو گیا تم اپنی اصل قیمت لے لو اور ادھار کے باعث جو زائد طے ہوا تھا اسے واپس کر دو۔

اس اثر پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ داؤد کی بہن نے نقد فروخت کیلئے محض انہیں وکیل بنایا تھا جیسا کہ تورق منظم میں بینک خود ہی قرض دار کی طرف سے وکیل بن کے نقد فروختگی کا معاملہ طے کرتا ہے مگر سعید بن سیب نے اصل مالک اور قرض دار کو قرض خواہ کی طرف سے وکالہ فروخت کرنے کے معاملہ کو سودی ہی نہیں خالص سودی معاملہ قرار دیا اور اصل قیمت سے زائد رقم واپس کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے

اسے ابواب العینہ الثنائیہ کی بجائے دوسرے ابواب میں ذکر فرمایا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عینہ کی نہیں بلکہ "تورق" کی ہی کوئی صورت ہے جو یقیناً بمطابق جدید اصطلاح تورق منظم ہے۔

امام الحسن بن یسار البصری:

حسن بصری کبار تابعین میں سے ہیں۔ بصرہ کے مفتی تھے اور سعید بن مسیب کے بعد تابعین میں سب سے بڑے عالم سمجھے جاتے تھے۔

ابو کعب عبد ربہ بن عبید الازدی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری سے پوچھا کہ میں ریشم (جو عموماً اس دور میں بیع عینہ کے لیے استعمال ہوتی تھی) فروخت کرتا ہوں۔ اب کوئی دیہاتی مرد یا عورت (بیع عینہ کے تحت) وہ ریشم مجھ سے خریدتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے بازار میں اب تم ہی نقد فروخت کردو کیونکہ ہمیں بازار کے معاملات کا علم نہیں۔ حسن بصری فرمانے لگے:

"لا تبعه ولا تشتره، ولا ترشده، الا ان ترشد الى السوق ۔[xii]

یعنی تم نہ تو اسے وکالہ فروخت کرو نہ خریدو، نہ خرید کنندہ کی طرف ان کی رہنمائی کرو۔ ہاں صرف بازار کا راستہ بتادو۔

اسی طرح رزیق ابن ابی سلمی نے حضرت حسن بصری سے ایسا ہی سوال پوچھا تو فرمایا:

اذا ابعته، فلا تدل عليه احداً، ولا تكون منه في شيء، ادفع اليه متاعه ودعه ۔[xiii]

یعنی نہ تو فروخت کرو نہ اور کسی طریقے سے مدد کرو بس ان کا سامان انہیں دو اور چھوڑ دو۔

اس اثر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ادھار فروختگی کے معاملہ میں فروخت کرنے کے بعد اب بائع کو سختی کے ساتھ یہ علم کہ یہ حکم ہے کہ اس بیع کو نقد فروخت کرنے کیلئے وہ مشتری کو سوائے بازار کا راستہ بتانے کے اور کوئی رہنمائی بھی نہیں کر سکتا چہ جائیکہ وہ وکالہ مبیع کو فروخت کرے جیسا کہ تورق منظم میں ہوتا ہے نیز یہ کہ یہ ممانعت ایسی صورت میں بھی قائم رہے گی جب مشتری اول بازار کے معاملات سے بخوبی واقف نہ ہو۔

امام مالک بن انس:

امام مالک بن انس کے بارے میں ابن القاسم لکھتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ ایک شخص سو دینار کے بدلے میں ایک چیز ادھار فروخت کرتا ہے جب بائع اور مشتری میں معاملہ طے پا جاتا ہے تو خریدار فروخت کنندہ سے کہتا ہے کہ میری طرف سے اس چیز کو نقد پر فروخت کر دیجئے۔ اس سوال پر امام مالک نے فرمایا"لا خيرفيه "۔[xiv] یعنی اس میں کوئی خیر نہیں اور آپ نے اس سے منع فرمادیا۔

امام محمد بن الحسن الشیبانی:

امام محمد بن الحسن الشیبانی بیع عینہ کے مانعین میں شامل ہیں انہوں نے لکھا ہے:

ولو باعه لرجل، لم يكن ينبغي له ان يشتريه باقل من ذلك قبل ان ينقد لنفسه ولا لغيره، بل ولا ينبغي للذى باعه ان يشتريه ايضا باقل من ذلك، لنفسه ولا لغيره، لانه هو البائع ۔[xv]

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے وکالتہ کوئی شئے ادھار فروخت کرے تو اب شے کے مالک اصلی (مؤکل) کے لیے اور نہ ہی اس وکیل کے لیے جس نے شئے کو فروخت کیا ہے یہ جائز ہے کہ وہ کم قیمت پر دوبارہ یہی شئے اپنے لیے یا اپنے علاوہ کسی دوسرے کے لیے (مصلحۃ ووکالہ) خرید کریں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 02 (2026)

یہ عبارت تورق منتظم میں مورق (بائع اصلی) کے کسی بھی طرح دوسری مرتبہ ہونے والے معاملہ میں شمولیت کو منع کرتی ہے نیز نہ صرف مورق کے لیے بلکہ اس کے وکیل کے لیے بھی دوسری مرتبہ ہونے والے معاملہ میں شمولیت کو سختی سے منع کرتی ہے اگرچہ وہ کسی دوسرے کے لیے ہی شئے کو کیوں نہ خرید کر رہا ہو۔ امام زیلعی نے بھی اسی طرح کی بات ذکر فرمائی ہے۔ نیز ابن عابدین نے بھی یہی بات ذکر فرمائی ہے۔[xvi]

ان تمام عبارات بالا سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ: تورق منظم فقہاء سلف کے ادوار میں بھی موجود تھا۔ پہلی صدی ہجری سے آج تک فقہاء کرام اس کی ممانعت کا حکم فرماتے رہے ہیں۔ اس معاملہ میں اگرچہ مورق (بائع اول) کا متورق کے ساتھ توکیل کا معاملہ پہلے سے نہ بھی طے ہو، پھر بھی یہ معاملہ ناجائز رہے گا جیسا کہ سعید بن مسیب اور حسن بصری وغیرہ کے اقوال سے واضح ہے۔ تورق منظم یا تورق مصرفی کو مجمع الفقہی الاسلامی مکہ مکرمہ نے بھی ناجائز قرار دیا ہے۔

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کا موقف

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا نے اپنے انیسویں سیمینار میں تورق کے متعلق درج ذیل تجاویز دیں۔

تورق کا مسئلہ:

بعض دفعہ انسان کو نقد رقم کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے کوئی قرض دینے والا نہیں ملتا لہذا وہ شخص کوئی مال ادھار زیادہ قیمت پر خرید کر کسی تیسرے شخص کے ہاتھ نقد کم قیمت پر فروخت کر دیتا ہے تا کہ اسے نقد رقم حاصل ہو جائے یہ صورت دور قدیم سے رائج ہے فقہاء حنابلہ کے یہاں اس صورت مسئلہ کے لیے تورق کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جمہور فقہاء کے نزدیک دو علیحدہ عقد ہونے کی بناء پر یہ صورت جائز ہے۔ دور حاضر میں بعض اسلامی بنک اور مالیاتی ادارے تورق کے نام سے بعض معاملات کرتے ہیں جن کے بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے، اس پس منظر میں غور خوض اور بحث و مباحثہ کے بعد درج ذیل قرار دادیں طے پائیں۔

- اگر کوئی اسلامی بینک یا مالیاتی ادارہ قرض لینے والے کے ہاتھ سامان زیادہ قیمت میں ادھار فروخت کر کے کم قیمت میں خود ہی یا اس کا کوئی ذیلی ادارہ خریدتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔
- اگر بینک حقیقت میں خرید و فروخت نہیں کرتا بلکہ یہ صرف کاغذی کاروائی ہوتی ہے تو یہ شرعاً جائز ہے۔
- اگر اسلامی بینک قرض لینے والے کے ہاتھ اپنا کوئی سامان زاید قیمت میں ادھار فروخت کر کے بے تعلق ہو جائے اور خریدار اس سامان کو قبضہ میں لینے کے بعد اپنے طور پر کسی ایسے شخص کے ہاتھ کم قیمت میں نقد فروخت کر دے جس کا اس بنک سے اس معاملہ میں کوئی تجارتی تعلق نہ ہو تو یہ صورت جائز و درست ہو گی۔[xvii]

خلاصہ بحث:

تورق سے مراد وہ معاملہ ہے جس میں ایک ضرورت مند شخص نقد رقم (Liquidity) حاصل کرنے کے لیے کوئی چیز ادھار مہنگے داموں خریدتا ہے اور پھر اسے کسی تیسرے شخص کو نقد (سستی قیمت پر) بیچ دیتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد اشیاء کا تبادلہ نہیں بلکہ نقد رقم کا حصول ہوتا ہے۔

تورق فردی (حقیقی) کا حکم: وہ تورق جو انفرادی سطح پر ہو، جس میں مشتری چیز پر باقاعدہ قبضہ کرے اور بائع اول کا اس کی دوبارہ فروخت میں کوئی کردار نہ ہو، اسے جمہور فقہاء اور عالمی فقہی اداروں نے جائز قرار دیا ہے۔

تورق منظم اور بینکاری تورق: جدید دور میں بینکوں نے "تورق منظم" کی صورت اختیار کر لی ہے جہاں بینک ہی گاہک کو چیز بیچتا ہے اور پھر گاہک کا وکیل بن کر اسے آگے فروخت کر کے رقم گاہک کو دے دیتا ہے۔ مجمع الفقہ الاسلامی اور دیگر معاصر فقہاء نے اسے ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ یہ محض ایک کاغذی کارروائی ہے جو سود (ربا) کے مشابہ ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 02 (2026)

تورق مقلوب: یہ بینکاری تورق کی وہ قسم ہے جس میں بینک خود نقد رقم حاصل کرنے کے لیے گاہک سے چیز ادھار خرید تا ہے۔ اسے تورق منظم سے بھی زیادہ شنیع اور ناجائز سمجھا گیا ہے کیونکہ اس میں بینک کا کردار مخدوش ہوتا ہے اور یہ خالصتاً روایتی سودی قرض (Term Deposit) جیسا ہی نتیجہ فراہم کرتا ہے۔

مضمون کا لبِ لباب یہ ہے کہ اگرچہ انفرادی ضرورت کے لیے حقیقی خرید و فروخت پر مبنی تورق جائز ہے، لیکن موجودہ اسلامی بینکوں میں رائج منظم اور مقلوب تورق شرعی مقاصد کے منافی ہیں۔ یہ معاملات حقیقی معاشی سرگرمی کے بجائے محض حیلوں کے ذریعے سودی نظام کی مشابہت اختیار کر رہے ہیں، اس لیے فقہی اداروں نے بینکوں کو شرکت، مضاربت اور قرضِ حسنہ جیسے حقیقی اسلامی طریقے اپنانے کی تاکید کی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

---

i ابن منظور افریقی، محمد بن مکرم، لسان العرب، ایران، تم، ۱۴۰۵، ۱۰/۳۷۵

ii الکہف، آیت: ۱۹۔

iii

iv الموسوعۃ الفقہیۃ الکویت، تحت تورق ۱۴/۱۴۷۔

v وھبہ الزحیلي، الدکتور، التورق حقیقتہ وانواعہ الفقھي المعروف والمصرفي المنظم) ص: ۳

vi ابن رشد صفید، محمد، بدایۃ المجتھد، لاہور، المکتبۃ العلمیۃ، ۱۹۸۴، کتاب البیوع، باب في بیوع الذرائع الربویۃ، ۲/۱۰۶۔

vii ابن قیم، تہذیب السنن، بیروت، المکتبۃ السلفیۃ، ۱۹۷۹ء، ۹/۳۴۷۔

viii عید بوھراوۃ، التور قارق المصرفی دراسۃ تحلیلیۃ نقدیۃ للآراء الفقھیۃ، ص ۱۱-۹- مجمع الفقہ الاسلامی جدہ کے انیسویں سیمینار میں پیش کیا گیا مقالہ)۔

ix الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، تحت عنوان "تورق ۱۴/۱۴۷۔

x قوارات المجمع الفقھي الاسلامی، مکہ مکرمۃ رابطہ العالم الاسلامی، ۱۴۲۱ھ، ص ۳۲۲-۳۲۱۔

xi عبد الرزاق بن ہمام، المصنف، تحقیق وطباعت، حبیب الرحمن اعظمی، کتاب البیوع، باب الرجل یعین الرجل ھل یشتریھا منہ اویبعیھا لنفسہ، حدیث نمبر ۱۵۲۷۳، ۸/۲۹۴-۲۹۵۔ (ii) ابن ابی شیبۃ، المصنف، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، کتاب البیوع والاقضیۃ، في الرجل یبیع الدین الی اجل، حدیث نمبر ۲۳۰۲۹، ص ۵۵۶/۵۵۷-۴

xii عبد الرزاق، مصنف، حدیث نمبر ۱۵۲۷۴، ۸/۲۹۵۔

xiii ایضا، حدیث نمبر، ۱۵۲۷۵، ۸/۲۹۵۔

xiv المدونۃ الکبری، ۴/۱۲۵۔

xv شیبانی، محمد بن الحسن، الامام، کتاب الاصل، کراچی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، سن، کتاب البیوع، باب السلم، (باب نمبر ۹، باب العیوب في البیوع کلھا) فقرہ نمبر ۴۳، ۵/۲۰۴۔

xvi تبیین الحقائق، کتاب الکفالۃ، زیر عنوان فصل ۵۴/۵۔ - رد المحتار، کتاب الکفالۃ، مطلب بیع العینۃ، ۵/۳۲۶-۴۸۔

xvii اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، "مسئلہ تورق (قرار داد)"، مشمولہ جدید فقہی فیصلے، مرتب کردہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (نئی دہلی: ایفا پبلیکیشنز، 2011)، 19ویں فقہی سیمینار کی تجاویز، ص 125–130۔